© rasailojaraid.com

اقتباسات

یوگوسلاویہ میں مسلمانوں کا شرعی نظام

شمالی یوگوسلاویہ میں بوسنیا اور ہرزیگو دینا سے جنوبی یوگوسلاویہ یعنی مقدونیا اور اسکا بلج تک مسلمانوں کی آبادی ہے۔ ہر جگہ انکی مساجد ہیں۔ مدارس ہیں اور محاکم شرعیہ ہیں مسلمانوں کے علاوہ وہاں سلاوی، کروٹ، رومانی، ہنگری اور جرمن اقلیتیں بھی آباد ہیں۔ کل آبادی ڈیڑھ کروڑ افراد پر مشتمل ہے جس میں سترہ لاکھ مسلمان ہیں۔ اس وقت وہاں کا نظام جمہوری ہے۔ مگر ۱۹۲۰ء میں جب وہاں ڈکٹیٹرشپ قائم تھی انتخابات میں مسلمانوں نے بیس ۲۰ نشستیں حاصل کی تھیں اور وزارت میں بھی چار مسلمان وزیر لیے گئے تھے۔

اس وقت وہاں جمہوری نظام میں مختلف سیاسی جماعتیں کام کر رہی ہیں جن میں ریڈیکل پارٹی بھی ہے، جمہوریت پسند بھی ہیں اور مزارعین بھی۔ کابینہ میں دو وزیر مسلمان ہیں جن میں ایک ڈاکٹر محمد صباحو وزیر مواصلات ہیں۔

یوگوسلاویہ کے دار الحکومت بلغراد میں مسلمانوں کے مذہبی مسائل کا تصفیہ کرنے کے لیے محکمۂ شرعیہ قائم ہے۔ اور اس شرعی نظام سے یوگوسلاویہ کے تمام مسلمان وابستہ ہیں۔ قابلِ لحاظ چیز یہ ہے کہ وہاں مسلمانوں کو پورے طور پر مذہبی آزادی اور تہذیبی خود مختاری حاصل ہے جس میں نہ تو افراد اور جماعتیں مداخلت کر سکتی ہیں، نہ خود حکومت در انداز ہو سکتی ہے۔ انکی تہذیب اپنی تہذیب ہے۔ کسی دوسری تہذیب کو ان کے سر چپکنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ان کے مذہبی معاملات پر کسی قسم کی پابندی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عائد ہے اور نہ وہاں کی پارلیمنٹ کو ان کے قوانین میں ردّ و بدل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ان کے معاملات ان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ خصوصاً اوقاف کی آمدنی اور ان کا انتظام۔

یوگوسلاویہ میں مسلمانوں کے لیے خود اپنے قوانین اور دستور ہیں۔ قیام جمہوریت کے بعد ۱۹۳۶ء میں وہاں کی جمعیتہ علمار نے مسلمانوں کے لیے ایک مذہبی اور تہذیبی دستور مرتب کیا جس کو ملک کی حکومت اور پارلیمنٹ نے تسلیم کرلیا۔ اس دستور کی رو سے جماعت اسلامیہ کو اوقاف اور شرعی مقدمات کے تصفیے کا حق حاصل ہے۔ اسی کو ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ مذہبی مدارس پر قبضہ حاصل ہے اور سرکاری مدارس میں بھی اسی کی بدولت مذہبی تعلیم مسلمانوں کے لیے جبری ہے اور اس کی نگرانی بھی اسی جماعت کے ذمے ہے۔ حکومت مسلمانوں کے دستور و معاملات میں سوائے نگرانی کے کوئی مداخلت نہیں کرسکتی۔ کیونکہ تمام مذہبی شعبوں پر مسلمانوں کا اپنا قبضہ ہے اور وہی ان کا اہتمام و انصرام کرتے ہیں۔ یوگوسلاویہ میں اسلامی امور کے انتظام و انصرام کے لیے پانچ ادارے قائم ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) پہلے ادارے کا نام مجلس الجماعات ہے۔ چونکہ یوگوسلاویہ کے مسلمان جماعتوں میں منقسم ہیں جنکی تعداد چارسو کے قریب ہے، اس لیے یہ جماعت تمام مسلم قبائل کے ابتدائی امور کی نگرانی کرتی ہے۔ مثلاً پیدائش، اموات اور نکاح کا رجسٹر اس کے قبضے میں ہوتا ہے اور وہی ان کی غور و پرداخت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی ہر جماعت پر ایک امام مقرر ہے جسے ملکی خزانے سے تنخواہ ملتی ہے۔

(۲) دوسرا ادارہ مجلس مرکزیہ کے نام سے موسوم ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ ہر شہر، ہر قصبے اور گاؤں میں اوقاف کی نگرانی کے لیے انجمن قائم کرے۔ یہ مرکزی ادارہ قرب و جوار کے تمام اوقاف کا نگراں ہے اور اوقاف کا حساب و کتاب بھی اسی کے ذمے ہے۔

(۳) تیسرا ادارہ جمعیتہ علمار ہے۔ جس کا مرکز سراجیفو اور اسکوپ میں ہے۔ ہر مجلس علماء چار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارکان پر مشتمل ہوتی ہے جنھیں علمار کرام کی ایک مجلس خاص منتخب کرتی ہے اور اس مجلس خاص کے ارکان ہیں مجلس اوقاف کے ارکان لیے جاتے ہیں جن کا انتخاب مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

جمعیتہ علماء کے فرائض کی تحدید از روئے قانون ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کی مذہبی، اجتماعی تہذیبی زندگی کی نگرانی اور اسلامی اداروں کا اہتمام و انصرام۔

(۴) چوتھا ادارہ مجلس الاوقاف کے نام سے موسوم ہے جس کے مرکزی دفتر سراجیفو اور اسکوپ میں ہیں۔ اس ادارے کا کام یہ ہے کہ وہ اوقاف کے مالیات کا اہتمام و انتظام کرے۔ صدر مجلس اوقاف کو ملکی خزانہ سے مشاہرہ ملتا ہے۔

(۵) پانچواں ادارہ رئیس العلمار یا صدر جمعیتہ العلمار کا ہے جو باقاعدہ حکومت کا عہدیدار ہوتا ہے اور حکومت ہی سے تنخواہ پاتا ہے۔ انھیں سواری کے لیے موٹر بھی حکومت سے ملتی ہے اور فوجی سلامی بھی دی جاتی ہے۔ اس وقت رئیس العلمار کے منصب جلیلہ پر فہیم آفندی سپاہو فائز ہیں جو ڈاکٹر محمد سپاہو وزیر مواصلات کے بھائی ہیں۔

مجلس علمار ان تمام اداروں کے ذریعے سے مسلمانوں کے مذہبی اور اجتماعی فرائض انجام دیتی ہے اور تمام اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارروائیاں مجلس علمار کے پاس بھیجیں اور ہر معاملے میں اس سے استصواب و استشارہ کریں پھر مجلس علمار نے بھی تقسیم کار کے اصول پر چار شعبے قائم کر رکھے ہیں:-

(۱) پہلا شعبہ دار الافتار ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ مذہبی معاملات میں فتویٰ دے۔

(۲) دوسرا شعبہ تعلیم کا ہے۔ جس کے ذمے مذہبی تعلیم کی نگرانی ہے۔

(۳) تیسرا شعبہ وعظ و ارشاد ہے اور اس کے صدر کو رئیس الوعاظ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(۴) چوتھا شعبہ ملازمین کے تقرر عزل و نصب کے لیے مخصوص ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ واضح رہے کہ یہ تمام ادارے ہندوستان کے قومی اداروں کی طرح نہیں ہیں۔ بلکہ انکا انتظام سرکاری دفاتر کی طرح نہایت منظم اور باقاعدہ ہے۔ اور وہ حکومت کے ایک محکمہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

یوگوسلادیہ میں ہر مسلم پر مذہبی تعلیم لازم ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا گاؤں خواہ وہ پہاڑیوں ہی پر کیوں نہ آباد ہو مذہبی تعلیم سے محروم نہیں ہے۔ اس میں ضرور ابتدائی مدرسہ ہوتا ہے جہاں مسلمان بچوں کو قرآن کریم اور مذہبی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ابتدائی سرکاری مدارس میں بھی مذہبی تعلیم مسلمانوں کے لیے جبری ہے جس کی مدت دو سال ہے اور جس کا سرکاری پروگرام کے ماتحت انتظام کیا جاتا ہے مسلمان بچے جب اسلام کی ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں تو انھیں سرکاری مدارس میں داخل کر دیا جاتا ہے جن میں انھیں عربی زبان کی تعلیم و کتابت کے ساتھ جغرافیہ، حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں یہ واضح رہے کہ سرکاری مدارس میں مسلمان بچوں کے لیے معلّم یا ماسٹر بھی مسلمان ہی مقرر کیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی سرکاری درسگاہ میں مسلمان کا ایک بچّہ بھی موجود ہے تو حکومت کا فرض ہوگا کہ اس کے لیے ایک مسلمان معلم کا بھی انتظام کرے! ظاہر ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں معلم کی سیرت، اس کے اخلاق و خیالات کو کتنا بڑا دخل حاصل ہے۔ اور یوگوسلادیہ کے مسلمان قابل تبریک ہیں کہ انھوں نے تعلیم کے شعبے کو اپنے قبضے میں رکھا ہے اور سرکاری مدارس میں بھی مسلمانوں کی خواہشات کا پورا احترام کیا جاتا ہے۔

یوگوسلادیہ میں جن مدارس کا تعلق حکومت سے نہیں ہے ان کے تعلیم یافتہ طلبہ کو بھی سرکاری ملازمتوں میں لیا جاتا ہے۔ یعنی غیر سرکاری اسلامی مدارس کی ڈگریاں سرکاری مدارس کی ڈگریوں کے مساوی سمجھی جاتی ہیں اور اسلامی مدارس کے طلبہ کو حکومت کے اعلیٰ مناصب اور عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے لیے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ ان کے تمام مذہبی اور شخصی معاملات خود ان ہی کے ہاتھ میں ہیں حکومت کو ان میں مداخلت کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ وہاں مسلمانوں کی اپنی شرعی عدالتیں قائم ہیں جن میں قاضی مسلمانوں کے باہمی معاملات کا فیصلہ قانون اسلامی کے مطابق کرتے ہیں اور حکومت کی طرف سے ان کا نفاذ ہوتا ہے۔ شرعی عدالتوں کے قاضیوں کا تقرر صدر مجلس علماء کے اختیار میں ہے۔ جب اس کی طرف سے قضاۃ کا تقرر ہوجاتا ہے تو وزیر عدالت اس کی تصدیق کرتا ہے اور یہ تمام قاضی گویا حکومت کی طرف سے جج تصور کیے جاتے ہیں۔ ان کا شمار بھی سرکاری ملازمین میں ہوتا ہے اور تنخواہ بھی انھیں حکومت کے خزانے سے ملتی ہے۔

یوگوسلاویہ کے حدود میں جس جگہ مسلمانوں کی تعداد پانچ ہزار ہے وہاں ایک شرعی عدالت قائم ہے اور سراجیفو اور اسکوپ میں عدالت عالیہ شرعیہ قائم ہے جس میں ماتحت شرعی عدالتوں کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اس کا فیصلہ آخری اور ناقابلِ تنسیخ سمجھا جاتا ہے۔ گویا یہ عدالت شرعی ہائیکورٹ ہے جہاں تمام مذہبی فیصلوں کی اپیل دائر کی جاتی ہے۔ شرعی عدالتوں کے لیے مسلمانوں کے اپنے مخصوص قوانین ہیں جو حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں اور ان کے جملہ انتظامات کی نگرانی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے۔

یہ ہے یوگوسلاویہ میں حکومت در حکومت کا خاکہ جس میں مسلمانوں کو تہذیبی، شخصی اور مذہبی خود مختاری حاصل ہے۔ اور حکومت کو نگرانی کے سوا اس میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

(زمزم)

© rasailojaraid.com